۱۴ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:165)

کیا نیلی آنکھوں والے دھوکے باز ہوتے ہیں؟

- عصر کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا کیسا؟ 06
- کیا تحفہ رِشوت کے زُمرے میں آئے گا؟ 09
- بینائی تیز کرنے کا وظیفہ 12

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا نیلی آنکھوں والے دھوکے باز ہوتے ہیں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۱۲ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا نیلی آنکھوں والے دھوکے باز ہوتے ہیں؟

سُوال: نیلی آنکھوں والے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ”یہ دھوکے باز ہوتے ہیں“ ایسا کہنا کیسا؟ کیا اس کے بارے میں کوئی حدیثِ پاک بھی ہے؟ نیز میرے والدین کے لئے مغفرت کی دُعا فرما دیجئے۔

جواب: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَلَھُمَا بِغَیْرِ حِسَاب (یعنی اللہ پاک ہماری، آپ کی اور آپ کے والدین کی بے حساب مغفرت فرمائے) نیلی پیلی آنکھوں کے مَسائل یا قد کے مُعاملات کہ قد اتنا ہو گا تو یہ ہو گا اُتنا ہو گا تو وہ ہو گا وغیرہ یہ سب عوامی باتیں ہیں، شَرعی مَسائل نہیں۔ کسی بے چارے کی نیلی آنکھیں ہوں اور میں اس کے بارے میں کچھ بول دوں تو اس کا دِل دُکھے گا، ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں، اللہ پاک نے جس کو جیسا بنایا ہے وہ ویسا ہی ہے۔ نیلی آنکھوں والے خود دھوکا کھا رہے ہوتے ہیں، بھوری آنکھ والے کو شاید بے وفا بولتے ہیں۔ ایسے تبصرے وہی کرے گا جو نہ ٹھنگو ہے نہ لمبو اور نہ اس کی

---

1 ...... یہ رسالہ ۱۴ رَمضان المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 8 مئی 2020 کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

www.dawateislami.net

آنکھیں نیلی پیلی ہیں کیونکہ لمبے قد والا اگر چھوٹے قد والے کو ٹھنگو بولے گا تو وہ بھی اسے بولے گا کہ تم بھی لمبو ہو۔

والدین کی خدمت واجب ہے

سُوال: بزرگوں کی کس طرح خدمت کی جائے؟

جواب: یہاں بزرگوں سے کیا مُراد ہے؟ ماں باپ اور پیر صاحب بھی بزرگ ہیں، لہٰذا ہر ایک کی اُس کے مَرتبے کے حساب سے خدمت کی جائے۔ ماں باپ کے ساتھ مالی طور پر پورا پورا تعاون کیا جائے، بعض صورتوں میں ان کی مالی خدمت کرنا اور ان کا خرچہ وغیرہ اُٹھانا واجب ہوتا ہے۔[1] ان کے ساتھ علاج وغیرہ میں تعاون کیا جائے نیز ضَرورتاً دِیگر بزرگوں کے ساتھ بھی تعاون کرنا چاہیے۔

جادو کے ذَریعے اِیمان نہیں چھینا جاسکتا

سُوال: کیا جادو وغیرہ کے ذَریعے اِیمان نکالا اور جلایا جاسکتا ہے؟ (عبد الکریم عطاری، بدین)

جواب: جب تک بندہ خود مَعَاذَ اللہ ہوش و حواس میں کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ جس کے مُرتکب کو شریعت نے کافر قرار دیا ہے اس وقت تک کوئی اور نہ جادو کے ذَریعے اِیمان نکال سکتا ہے اور نہ چھین سکتا ہے۔

رُخصتی سے پہلے لڑکے لڑکی کو الگ رہنا چاہیے

سُوال: لڑکے، لڑکی کا نکاح ہو جائے اور رُخصتی نہ ہو تو کیا وہ ایک دوسرے کے لیے غیر محرم ہوتے ہیں؟

---

[1] ...... ایک شخص نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے؟ فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہیں، تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی سے ہیں، اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔ (ابو داود، کتاب البیوع، باب فی الرجل یأکل من مال ولدہ، ۳/ص ۴۰۳، حدیث: ۳۵۳۰) حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اولاد کی کمائی بھی تمہاری اپنی کمائی ہی ہے کہ بالواسطہ وہ گویا تم ہی نے کمایا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اَولاد پر والدین کا خرچہ بوقتِ ضَرورت واجب ہے اور اگر انہیں حاجت نہ ہو تو مُستَحَب ہے اور وُجوب کی حالت میں ماں باپ اَولاد کی اِجازت کے بغیر اس کا کھانا کھاپی سکتے ہیں۔ غرضکہ باپ کو اولاد کا مال خرچ کرنے کا شرعًا بھی حق ہے اور قانونًا بھی۔ اس سے اشارۃً معلوم ہو رہا ہے کہ اگر اولاد کی کمائی خالص حرام ہے تو باپ نہ کھائے کہ اپنی حرام کمائی کھانا بھی حرام ہے تو اولاد کی حرام کمائی کیسے حلال ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۳۳) باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی اگر تنگدست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے، اگرچہ کمانے پر قادر ہوں جبکہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو۔ (بہار شریعت، ۲/ ۲۷۶، حصہ 8:)

جواب: اگر شریعت کے مُطابق نکاح ہو گیا ہے تو اب ایک دوسرے کو دیکھنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ البتہ مُعاشرے کے حساب سے چلنا چاہیے اور جب تک باقاعدہ رُخصتی نہ ہو ایک دوسرے سے الگ رہنا چاہیے، اِس سے خاندان والے بھی خوش رہیں گے اور مَسائل بھی نہیں ہوں گے۔

بچوں کو نعت و منقبت یاد کروانے کا طریقہ

سُوال: گھر کے چھوٹے بچوں کو نعت اور منقبت کس طرح یاد کروائی جائے؟

جواب: مدنی چینل دیکھتے اور نعتیں سنتے رہیں گے تو سنتے سنتے نعت اور منقبت یاد ہو جائے گی۔ بچوں کو شوق ہوتا ہے کہ وہ ہر چیز کی نقل کرتے ہیں، جن گھروں میں گانے باجوں کا سلسلہ ہوتا ہے ان کے بچے بھی گانے گنگنا رہے ہوتے ہیں۔

نکاح والدین کی رضامندی سے کرنا چاہیے

سُوال: لڑکیوں کے رِشتوں میں رکاوٹ کیوں ہوتی ہے؟ (عمران عطاری، ہمت نگر، گجرات) نیز اگر کوئی اپنے لڑکے یا لڑکی کا رِشتہ دوسری بَرادری میں کرتا ہے تو بَرادری والوں کا اس میں دَخل اندازی کرنا کیسا؟

جواب: ہمارے یہاں رَسم و رواج بنا دیئے گئے ہیں۔ جہیز کے تعلق سے طرح طرح کے مُطالبے کر کے لوگوں نے نکاح بہت مہنگا کر دیا ہے جس سے رِشتوں میں رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں اور غریب آدمی زیادہ آزمائش میں ہے۔ عشقِ مجازی والوں کے لئے بھی مَسائل ہوتے ہیں کہ اپنی بَرادری والے دوسری بَرادری میں رِشتوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ برادری بدل جائے تو گناہ نہیں ہے لیکن کفو یعنی جوڑ ملنا چاہیے۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ والدین کی رضامندی کے ساتھ ہی نکاح کیا جائے تاکہ گھر بھی چلتا رہے اور خاندان میں بھی پیار و محبت کی فضا قائم رہے۔ گھر والوں کو دِیگر بَرادری کے رِشتے سے مسئلہ ہو گا تو گناہوں کے دَروازے کھلیں گے کہ اس بَرادری میں رِشتہ کر کے ہماری ناک کاٹ دی تو یوں نفرتوں کا ایک پہاڑ کھڑا ہو جائے گا۔ نوجوان جَذبات میں آنے کے بجائے ماں باپ اور خاندان والوں کو اِعتماد میں لے کر نکاح کریں تو اس سے نکاح میں بہت زیادہ برکت ہو گی۔ ماں باپ کی مَرضی کے بغیر، ان کا دِل دُکھا کر دِیگر بَرادریوں میں نکاح کریں گے تو اس سے نکاح میں بَرکت نہیں ہو گی۔

ماں باپ کو دِل بڑا رکھتے ہوئے اَولاد پر شفقت کرنی چاہیے

سُوال: اگر لڑکے ، لڑکی نے خاندان والوں کی مَرضی کے خلاف شادی کرلی، اب ان میں لڑائی ہو جاتی ہے اور بیٹا، باپ کے پاس جا کر صلح کروانے کا کہتا ہے تو آگے سے ابو بولتے ہیں: ”تو نے اپنی مَرضی سے شادی کی تھی اب خود ہی بھگتو“ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اسے کہتے ہیں: ”جیسی کرنی ویسی بھرنی“ واقعی کورٹ میں کیس جاتے ہیں، میرے پاس ایک نوجوان دُعا کروانے کے لئے آیا تو اس نے بتایا کہ ”ہم نے Love میرج کی تھی، اب بیوی نے مجھ پر کیس کر دیا ہے اور کورٹ میں خُلع مانگ رہی ہے۔“ اس طرح اور بھی عشقِ مجازی کی شادی کرنے والوں کے بارے میں سنا ہے کہ بعد میں ان کے دَرمیان مَسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں گھر والے بھی غصے میں ہونے کی وجہ سے تعاون نہیں کرتے۔ بہر حال اگر لڑکے ، لڑکی نے ناجائز نہیں کیا اور والدین کی مَرضی کے بغیر نکاح کر لیا تو والدین کو اپنا دِل بڑا رکھتے ہوئے انہیں مُعاف کر دینا چاہیے۔ اگر ان کے دَرمیان مَسائل ہوں تو انہیں اچھے مشورے دیں اور جائز طریقے سے ان کا ساتھ دیں تاکہ خاندان ٹوٹنے سے بچ جائے۔ ظاہر ہے والدین نے ہی انہیں پال کر بڑا کیا ہے، اب انہیں یک لخت چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔

رَب سے نہیں مانگیں گے تو کس سے مانگیں گے؟

سُوال: اگر بندہ دُعا مانگتا ہے اور وہ قبول نہیں ہوتی تو کیا بندہ یہ سوچ کر دُعا مانگنا چھوڑ دے کہ ہمارے حق میں یہی بہتر ہو گا یا دُعا مانگتا رہے؟

جواب: دُعا مانگتا رہے کیونکہ ”دُعا عبادت ہے۔“[1] (ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا:) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔[2] ہم جو مانگ رہے ہیں اگر وہ ظاہری طور پر نہ ملے تب بھی بندہ ثواب سمجھ کر دُعا مانگتا رہے کیونکہ دُعا

---

1 ......ترمذی، کتاب تفسیر القران، باب ومن سورة البقرة، ۴/۴۵۲، حدیث: ۲۹۸۰۔

2 ......ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعا، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲۔

مانگنا ثواب کا کام ہے۔ جب قیامت کے دِن بندہ اپنی قبول نہ ہونے والی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی سب آخرت کے لیے ذَخیرہ ہو جاتیں۔[1] بہر حال دُعا مانگتے رہنا چاہیے کہ رَب سے نہیں مانگیں گے تو کس سے مانگیں گے؟

اچھی بات لے لو اور بُری بات چھوڑ دو

سُوال: اگر کوئی کسی کو سمجھائے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے لیکن وہ سمجھانے والے سے کہے کہ تم بھی تو یہ یہ غَلَط کر رہے ہو تو ایسے شخص کو سمجھانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ (یوپی، بریلی)

جواب: یہ بد نصیبی کی بات ہے۔ ایک محاورہ ہے: "خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَر یعنی جو اچھا ہو لے لو اور جو اچھا نہیں اسے چھوڑ دو۔" کوئی اچھی بات کہہ رہا ہو تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔ کسی نے اچھی بات بتائی تو اسے پسند کرنے کے بجائے اس کی بُرائیاں گنوانا شروع کر دینے والا اس شعر کا مصداق ہے:

ناصحا مَت کر نصیحت دِل میرا گھبرائے ہے
اس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

ایسا آدمی اپنے اوپر ہدایت کے دَروازے بند کر رہا ہے کہ مجھے کوئی نہ سمجھائے میں جہنم میں کودتا ہوں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰه ایسی سوچ نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کوئی کہے کہ آپ کے کپڑے پر بچھو ہے تو پہلے بچھو کو مارا جاتا ہے پھر اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے، یہ نہیں کہ آپ اسے کہیں کہ یہ میرے کپڑوں پر ہے، تم اپنے کپڑے چیک کرو، تمہارے کپڑوں میں تو سانپ بھرے ہوئے ہیں، کوئی بھی عقل مند ایسا نہیں کہے گا۔ بہر حال اگر کوئی اِصلاح کی بات کرتا ہے تو اسے قبول کرنا چاہیے کہ اس میں کہنے والے کی بھی دِل جوئی ہے اور اپنی آخرت کی بھی بہتری ہے۔ اگر آپ 100 فیصد مطمئن ہیں کہ یہ اِصلاح کی بات نہیں ہے تو پھر بھی "تم یہ کرتے ہو، تم وہ کرتے ہو" کہنے اور بات بڑھانے کے بجائے پیار محبت کے ساتھ اسے بتادیں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر آپ چُپ ہو جائیں۔ موقع کی مناسبت سے ڈیل کریں اور ایسا انداز اِختیار نہ کریں جو نفرت پھیلنے کا سبب بنے۔

---

1 ......شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللہ تعالیٰ، ذکر فصول فی الدعاء یحتاج الی معرفتھا، ۲ / ۴۹، حدیث: ۱۱۳۳۔

مَشْرِقَیْن اور مَغْرِبَیْن سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: سُوْرَۃُ رَحْمٰن میں دو مشرق اور دو مغرب سے کیا مُراد ہے جبکہ دُنیا میں ایک ہی مشرق اور ایک ہی مغرب ہے؟

جواب: مَشْرِقَیْن اور مَغْرِبَیْن میں سردی اور گرمی کے موسم میں سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے الگ الگ مقامات مُراد ہیں۔ سردی میں سورج جہاں سے طلوع اور غروب ہوتا ہے گرمی میں وہاں سے ہٹ کر طلوع اور غروب ہوتا ہے تو یوں سردی اور گرمی کے موسم میں سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے الگ الگ مقامات ہوئے۔ اگر آپ غور کریں گے تو پتا چل جائے گا کہ سردی اور گرمی کے موسم میں سورج طلوع اور غروب ہونے کی جگہ تبدیل کر لیتا ہے۔[1]

عصر کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا عصر کے بعد سجدۂ تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔[2]

عورتوں کو قبرستان جانے کی اِجازت نہیں

سُوال: کیا عورت قبرستان جا سکتی ہے؟

جواب: عورت کو قبرستان جانے کی اجازت نہیں۔ آج کل عورتیں تدفین کے لیے جنازے کے ساتھ جا رہی ہیں۔ یہ

---

1 ...... ﴿رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: ”دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب۔“ اِس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مُفتی محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه لکھتے ہیں: دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مُراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی، اِسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۷، الرحمٰن، تحت الآیۃ:۱۷، ص ۹۸۲)

2 ...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی بارگاہ میں سُوال ہوا کہ ”بعد نمازِ عصر کے اور فجر کے سجدہ کرنا یا فقہ پڑھنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: جائز ہے مگر جب عصر میں وقتِ کراہت آجائے تو قضا بھی جائز نہیں اور سجدہ مکروہ اگرچہ سہو یا تلاوت کا ہو اور سجدۂ شکر تو بعد نمازِ فجر و عصر مطلقاً مکروہ۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۳۰)

بھی منع ہے۔[1]

رات میں فیملی کو باپردہ مزارات پر لے جانا کیسا؟

سُوال: رات کے کسی حصے میں اپنے گھر کی خواتین کو باپَردہ مزارات پر لے جانے کی اِجازت ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! عُلَمانے اِس سے منع فرمایا ہے۔ عورتوں کو زیارتِ قبور سے روکنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جَزع فَزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی، اس لئے علمانے انہیں منع کیا ہے۔[2]

پیرِ کامل کی چار شرائط

سُوال: پیر کی شَرائط کیا ہیں؟ نیز پیر کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیر کی جو چار شَرائط بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے: (1) وہ سُنّی صحیح العقیدہ ہو یعنی پکا سُنی ہو، اس کے عقیدے میں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ اگر مَعَاذَ اللہ کسی صحابی کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ صحیح نہیں تھے تو ایسے کی گلی سے بھی نہیں گزرنا چاہیے کیونکہ یہ اس کا مِصداق ہیں کہ میں تو جہنم کی طرف دوڑ لگا رہا ہوں تم بھی میرا دامن پکڑ لو دونوں جہنم میں چلیں گے۔ ایسے لوگوں سے بچنا مشکل ہے۔ بہر حال وہ تمام صحابہ و اہلِ بیت کو مانتا ہو، ان میں سے کسی پر بھی نہ تنقید کرتا اور نہ کسی کی بھولیں نکالتا ہو۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ تاریخ پڑھ کر کنفیوز ہو جاتے ہیں اور بک بک کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! قرآنِ پاک نے تمام صحابہ کو جنّتی قرار دیا ہے، اب اس پر بات ختم ہو جاتی ہے (2) عالِم ہو کہ ضَرورت کے مَسائل جانتا ہو اور ضَرورتاً بغیر کسی کی مدد سے کتابوں سے نکالنے کی

---

1 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ جلد 9 کے صفحہ 541 تا 567 پر موجود رسالے "جُمَلُ النُّوْرِ فِیْ نَھْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْر" (نور کے جملے، عورتوں کو زیارتِ قبور سے روکنے کے بارے میں) کا مُطالعہ کیجیے۔ یہ رِسالہ تسہیل شُدہ بنام "عورتیں اور مزارات کی حاضری" (کل صفحات: 51) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی فرماتے ہیں: اَسلم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مُطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قُبُور کی زیارت میں تو وُہی جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین کی قُبُور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے اَدَبی کریں گی تو عورتوں میں یہ دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۹، حصہ: ۴)

صَلاحیت بھی رکھتا ہو (3) فاسِق معلن یعنی عَلَی الْاِعْلَان فِسق نہ کرتا ہو، اگر عَلَی الْاِعْلَان جھوٹ بولتا ہو، غیبتیں کرتا ہو، بے پردہ عورتوں سے ہاتھ چُھواتا ہو، داڑھی منڈاتا یا ایک مٹھی سے زیادہ گھٹاتا ہو، نمازیں نہ پڑھتا ہو اور بغیر شرعی عذر کے جماعت ترک کرتا ہو تو ایسے لوگ فاسق ہوتے ہیں ان کی بیعت بھی جائز نہیں ہوتی۔(4) طریقت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سلسلہ ملتا ہو، سید ہونا شرط نہیں بس طریقت کا سلسلہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا ملے، کوئی جعلی پیر ہے تو ویسے ہی اس کی خلافت نہیں ہوتی، اس کا سلسلہ کٹا ہوتا ہے اگر ایسا جعلی پیر پیری مُریدی کا سلسلہ شروع کرتا ہے تو ہرگز ایسے کی بیعت دُرُست نہ ہوگی۔[1]

جنَّت کی نعمتوں اور جہنم کی ہولناکیوں کی معلومات پر مشتمل کتب

سُوال: کسی ایسی کتاب کے بارے میں بتا دیجئے جس میں جنَّت کی نعمتوں اور جہنم کی ہولناکیوں کا ذِکر ہو۔

جواب: جنَّت کی نعمتوں کی معلومات کے بارے میں ”جنَّت میں لے جانے والے اعمال، بہشت کی کنجیاں“ اور جہنم کی ہولناکیوں کی معلومات کے بارے میں ”جہنم میں لے جانے والے اَعمال، 76 کبیرہ گناہ، جہنم کے خطرات“ نیز ”نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں“ یہ کتابیں اور ان کے علاوہ دِیگر کتابیں مکتبۃ المدینہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں وہاں سے اپلوڈ کی جاسکتی ہیں۔

تحدیثِ نعمت اور دِکھاوے میں فرق

سُوال: تحدیثِ نعمت اور دِکھاوے میں کیا فرق ہے؟

جواب: تحدیثِ نعمت میں اللہ پاک کی نعمت کے اِظہار کی نیت ہوتی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے اللہ پاک نے یہ نعمت دی ہے، جیسے اللہ پاک کی دی ہوئی توفیق سے آج میں نے ایک قرآنِ کریم ختم کرلیا ہے۔ اس میں اگر واقعی اللہ پاک کی نعمت کے اِظہار کی نیت ہے کہ اللہ پاک نے مجھے توفیق دی ہے تو اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی تحدیثِ نعمت کہہ کر یہ چاہتا ہے کہ سامنے والے کے دِل میں میرے لیے عزت بڑھے کہ یار اتنا عاشقِ قرآن ہے کہ پورا

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۳ ملخصاً۔

رَمَضان ہوا نہیں اور اس نے مکمل قرآنِ پاک کی تلاوت کرلی۔ بڑا نیک آدمی ہے تو یہ رِیا ہے اور رِیا حرام ہے۔[1] ایسا شخص رِیا کو تحدیثِ نعمت کہہ رہا ہے جبکہ اس کا اصل مقصد کچھ اور ہے اور یہ دوسرا گناہ ہے کہ جھوٹ بول رہا ہے اور دھوکا دے رہا ہے۔

کیا تحفہ رِشوت کے زُمرے میں آئے گا؟

سُوال: ایک آدمی سرکاری پوسٹ پر ہے اور لوگوں سے اس کے ذاتی نوعیت کے تعلقات بن جاتے ہیں اور یہ لوگ تحائف لے آتے ہیں تو کیا اس صورت میں تحائف قبول کرنا رِشوت کے زُمرے میں آئے گا؟

جواب: پہلے سے تعلقات اور تحائف کا لین دین تھا اور بعد میں اس کی گورنمنٹ Job (یعنی ملازمت) لگ گئی اور اس سے کام نکلوایا جاسکتا ہے، یعنی قہر و تسلط اسے کسی طرح کا حاصل ہے تو اب بھی پہلے کی طرح نارمل لین دین ہے تو یہ چلے گا۔[2] البتہ اگر اس کے ذَریعے سے اپنا کوئی کام نکلوانا ہے، تو اب پُرانے طریقے کے مطابق بھی ہونے والے تحائف کا لین دین رِشوت میں چلا جائے گا۔[3] اِسی طرح اگر عہدے کی وجہ سے لین دین کا سلسلہ بڑھ گیا، دی جانے والی چیز کی قیمت بڑھ گئی، سائز بڑھ گیا اور مقدار بڑھ گئی تو یہ زائد حصہ رِشوت ہے۔[4] ہاں اگر یہ شخص مالدار ہو گیا اس لیے آئٹم بڑھا دیئے اور ڈشیں بڑھا دی تو اس کا حکم الگ ہے (یعنی قبول کرنے میں حرج نہیں)۔[5] یوں ہی اب اس کی خصوصی دعوت کرنا کہ اگر یہ نہ آتا تو دعوت ہی نہ ہوتی، تو اگرچہ اس کی وجہ سے دو چار اور کو بھی دعوت دے دی تب بھی یہ خصوصی دعوت رِشوت میں داخل ہے۔[6] البتہ مطلقاً جو دعوت ہوتی ہے وہ رِشوت نہیں ہوتی جیسے ماتحت کی طرف سے شادی کی دعوت آئی اور آپ اس میں چلے گئے۔ اِس میں بھی اگر عام مہمانوں کو سادہ ڈشیں دی گئی اور افسر، نگران یا بڑے عہدے داران کو اسپیشل ڈشیں پیش کی گئیں تو یہ اسپیشل ڈشیں رِشوت میں شمار ہوں گی۔ ہاں جو سب کو کھلایا جا رہا ہے اگر وہی افسر یا نگران کو بھی کھلایا جا رہا ہے تو رِشوت نہیں۔

---

1 بہارِ شریعت، ٣/٦٣٦، حصہ:١٦۔ 2 بہارِ شریعت، ٢/٩٠٠، حصہ:١٢۔

3 بہارِ شریعت، ٢/٩٠١، حصہ:١٢۔ 4 بہارِ شریعت، ٢/٩٠٠، حصہ:١٢۔

5 بہارِ شریعت، ٢/٩٠٠-٩٠١، حصہ:١٢۔ 6 بہارِ شریعت، ٢/٩٠١، حصہ:١٢۔

ماتحت اپنے نگران کو خصوصی تحفہ بھی نہیں دے سکتا

یوں ہی ماتحت اپنے نگران کو تحفہ نہیں دے سکتا۔ البتہ کوئی رِسالہ دے دیا، نعل پاک کا کارڈ دے دیا یا دُنیوی کم قیمت ولی کوئی چھوٹی سی چیز دے دی تو کوئی حرج نہیں کیونکہ عام طور پر لوگ اس طرح کی چیزیں دے دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی حج سے آیا تو تسبیح اور چند کھجوریں دے دیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ اپنے افسر یا نگران کے لیے حج سے کوئی بڑا تحفہ لے آیا تو یہ بھی رِشوت ہو جائے گی، کیونکہ یہ اس طرح کے تحفے سب کو نہیں دیتا، یہ نگران یا عہدے پر نہ ہوتا تو اسے بھی نہ دیتا۔ بہر حال رِشوت بہت عام ہے، اللہ کریم رِشوت سے بچائے۔ جو افسران ہیں انہیں لوگوں کا پانی بھی نہیں پینا چاہیے کہ یہ سب کچھ آؤ بھگت عہدے کی وجہ سے ہے، جس دن عہدہ گیا اس دن سارے دوست بھی چلے جائیں گے۔

عہدے کی عزت کی جاتی ہے

کسی ملک کے وزیر سے میری عَلیک سَلیک (یعنی معمولی واقفیت) تھی، ان کے پاس بہت لوگ آتے جاتے تھے، جب ان کی وزارت چلی گئی تو لوگوں نے آنا جانا چھوڑ دیا۔ ایک بار انہوں نے مجھ سے کہا کہ پہلے میرے پاس بہت لوگ آتے تھے مگر اب نہیں آتے، پتا نہیں کیا ہو گیا؟ میں نے کہا اس وقت آپ وزیر تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ لوگ میرے پاس نہیں بلکہ میرے عہدے کے پاس آتے تھے۔ اس طرح ہوتا ہے جیسے کوئی پولیس یا فوج کا افسر ہے تو لوگ اس سے دوستی کرنے میں سبقت کرتے ہیں کہ یہ کام آئے گا۔ یوں اس بندے سے نہیں اس کے عہدے سے دوستی کرتے ہیں اور عہدے داران بھی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ آج جو جھک جھک کر سلوٹ کر رہا ہے، وہ عہدے کو کر رہا ہے، جس دِن عہدہ گیا، یہ بھی گلی بدل لے گا اور سلام بھی نہیں کرے گا۔

چائے پانی اور عیدی کے نام پر رِشوت

پُرانا واقعہ ہے کہ ہمارے ایک مبلغ پولیس کے محکمے میں اسلحے کا لائسنس ایشو کرنے کی ڈیوٹی پر تھے، وہ بتاتے تھے کہ جو لوگ میرے پاس لائسنس لینے آتے ہیں میں ان کی چائے بھی نہیں پیتا کہ یہ رِشوت ہے، اس لیے چائے پلاتے

ہیں کہ کام جلدی ہو جائے۔ بہر حال ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ان چیزوں کو سمجھتے ہیں اور ان سے باز رہتے ہیں اور ایسے رِشوت خور بھی ہوتے ہیں جو لوگوں سے چائے پانی اور عیدی کے نام پر رِشوت مانگ رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو چائے پانی اور عیدی کے نام پر کچھ نہیں دینا چاہیے کہ یہ بھی رِشوت ہے۔ بخاری شریف میں ایک باب ہے جس کا نام ہے "تحفہ کب رِشوت بنتا ہے" اس میں حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا بھی واقعہ ہے کہ "آپ بڑے متقی، پرہیز گار اور خوفِ خُدا والے خلیفہ تھے، آپ کسی جگہ تشریف لے گئے تو کچھ بچے سیبوں کا طباق لیے کھڑے تھے سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ تحفہ ہے، آپ نے رَد کر دیا کہ مجھے یہ نہیں چاہیے، میں اسے نہیں لوں گا۔ عرض کی گئی کہ کیا تحفہ قبول کرنا سنَّت نہیں ہے؟ کیا صحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُم تحائف قبول نہیں کرتے تھے؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: صحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُم کے زمانے میں جو دیا جاتا تھا وہ واقعی تحفہ ہوتا تھا مگر اب لوگ رِشوت دیتے ہیں۔[(1)] مطلب یہ کہ میں خلیفہ ہوں، اس لیے یہ لوگ میرے لئے سیبوں کا طباق لے کر کھڑے ہوئے ہیں، کسی اور کے لیے یہ طباق لے کر کیوں نہیں کھڑے ہوئے؟ بہر حال وزیروں کی بڑی دعوتیں ہوتی ہیں، افسران کو مہمانِ خصوصی اور نہ جانے کیا کیا بناتے ہیں؟ ان کی خدمتیں کرتے ہیں، تحائف دے رہے ہوتے ہیں۔ ایک پُرانے اسلامی بھائی افسر تھے، ایک بار وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ "میں رِشوت لینے سے اِنکار کرتا ہوں تو لوگ میرے گھر میں رکھ کر چلے جاتے ہیں۔" میں نے کہا: یہ بھی رِشوت ہے۔ ورنہ تمہارے کون سے سُرخاب کے پَر ہیں کہ لوگ گھر میں رکھ کر چلے جاتے ہیں؟ وہ اسلامی بھائی بھی سمجھتے تھے کہ لوگ مجھ سے کام نکلوانے کے لئے اِس طرح کرتے ہیں، یہ بھی رِشوت دینے کا ایک انداز ہے۔ عوام نے رِشوتیں دے دے کر ہمارے افسران کے ذہن خراب کر دیئے ہیں۔ اللہ پاک حلال مال نصیب کرے۔ جو بھی افسر یا لیڈر اس طرح کی دعوتیں کھاتے یا تحفے قبول کرتے ہیں وہ مجھ سے ناراض ہونے کے بجائے اپنی آخرت پر غور کریں، میں آپ کی آخرت کے لیے سمجھا رہا ہوں۔

---

1 ......عمدۃ القاری، کتاب الھبۃ، باب من لم یقبل الھدیۃ لعلۃ، ۹/ ۴۱۸۔

رِشوت کے بجائے دیانت داری کے ساتھ قوم وملت کی خدمت کیجیے

یاد رکھیے! جو لوگ آپ سے کام نکلواتے ہیں وہ مَطلبی اور مَفاد پَرست ہوتے ہیں۔ جس وقت آپ کو کوئی تکلیف آئے گی اس وقت یہ آپ کا حال بھی نہیں پوچھیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ آپ کو مشروب پیش کرنے والے پانی بھی نہیں پلائیں گے۔ اِس لئے رِشوت لینے کے بجائے دیانت داری کے ساتھ قوم وملت کی خدمت کریں اور جائز طریقے سے ملنے والی تنخواہ پر ہی گزارا کریں۔ اللہ پاک اِسی میں بَرکت دے گا۔

بینائی تیز کرنے کا وَظیفہ

سُوال: میری عمر 72 سال ہے، میری اُلٹی آنکھ کی بینائی تقریباً 95 فیصد ختم ہو چکی ہے، میں نے بہت علاج کروایا ہے مگر فائدہ نہیں ہوا، سیدھی آنکھ کی بینائی بھی ختم ہوتی محسوس ہو رہی ہے، آپ سے گزارش ہے کہ دونوں آنکھوں کی بینائی کے لیے دُعا فرما دیجئے۔ (وزیر احمد خان، کراچی)

جواب: اللہ کریم آپ کی آنکھوں کا نور بڑھائے کہ آپ کی آنکھیں پہلے سے بھی اچھی ہو جائیں۔ نیت کریں کہ آنکھیں روشن ہوں تاکہ میں قرآنِ کریم اور دِینی کتابیں پڑھ سکوں، مدینہ دیکھوں، سبز گنبد دیکھوں، کعبہ دیکھوں، حج و عمرہ کروں تاکہ کوئی دُشواری نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے آیَۃُ الْکُرسی کا بڑا پیارا وَظیفہ اِرشاد فرمایا ہے: ہر نماز کے بعد آیَۃُ الْکُرسی پڑھیے اور جب ﴿وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ﴾ پر پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں سیدھی آنکھ پر اور اُلٹے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں اُلٹی آنکھ پر رکھیں اور 11 بار ﴿وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ﴾ پڑھ کر ہاتھوں کی اُنگلیاں ہٹا کر ﴿وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۝﴾ پڑھیں اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں پر دَم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر پھیر لیجئے۔ اللہ پاک چاہے گا تو آپ کی آنکھوں کا نور سَلامت رہے گا۔ یہاں تک میں نے پڑھا کہ اگر کوئی نابینا بھی اچھی عقیدت کے ساتھ اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے یہ وَظیفہ کرے گا تو اسے آنکھیں مل جائیں۔[1]

[1] ...... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۷۵۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	عورتوں کو قبرستان جانے کی اِجازت نہیں	6
کیا نیلی آنکھوں والے دھوکے باز ہوتے ہیں؟	1	رات میں فیملی کو بابرِ دہ مزارات پر لے جانا کیسا؟	7
والدین کی خدمت واجب ہے	2	پیرِ کامل کی چار شرائط	7
جادو کے ذریعے ایمان نہیں چھینا جا سکتا	2	جنَّت کی نعمتوں اور جہنم کی ہولناکیوں کی معلومات پر مشتمل کتب	8
رُخصتی سے پہلے لڑکے لڑکی کو الگ رہنا چاہیے	2	تحدیثِ نعمت اور دِکھاوے میں فرق	8
بچوں کو نعت و منقبت یاد کروانے کا طریقہ	3	کیا تحفہ رِشوت کے زُمرے میں آئے گا؟	9
نکاح والدین کی رضامندی سے کرنا چاہیے	3	ماتحت اپنے نگران کو خصوصی تحفہ بھی نہیں دے سکتا	10
ماں باپ کو دِل بڑا رکھتے ہوئے اَولاد پر شفقت کرنی چاہیے	4	عہدے کی عزت کی جاتی ہے	10
رَب سے نہیں مانگیں گے تو کس سے مانگیں گے؟	4	چائے پانی اور عیدی کے نام پر رِشوت	10
اچھی بات لے لو اور بُری بات چھوڑ دو	5	رِشوت کے بجائے دیانت داری کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کیجیے	12
مَشْرِقَیْن اور مَغْرِبَیْن سے کیا مُراد ہے؟	6	بینائی تیز کرنے کا وَظیفہ	12
عصر کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا کیسا؟	6	❁❁❁	❁

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفٰی**	**مطبوعات**
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مُراد آبادی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net